لکھنے کی شروعات – ایک مکالمہ

اکشے دکشت

مکیش مالویہ

میگھا

اوشا شرما

منجلا ماتھر

میناکشی کھار

پرمود کمار تیواری

ونیتا اروڑا

تانیا سوری

اردو ترجمہ

چمن آرا خاں

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

NATIONAL COUNCIL OF EDUCATIONAL RESEARCH AND TRAINING

سرورق

مانسی سنہا

پیش لفظ

پڑھنے لکھنے کی بامعنی شروعات اسکولی تعلیم کے ابتدائی دور کا ایک اہم حصہ ہے۔ سیکھنے سکھانے کے سلسلے میں اساتذہ کے ساتھ مکالمہ قائم کرنے کی پہل 2008 میں این سی ای آر ٹی دہلی نے کی۔ اوراس ضمن میں اس ادارے نے ''پڑھنے کی سمجھ'' کے عنوان سے ٹیچرز ہینڈ بک بھی شائع کی۔ جس میں پڑھنے سے متعلق مختلف امور پر بحث کرنے کے ساتھ ساتھ تحریری زبان اور جماعت کی شکل وصورت کے موضوع پر بھی غور وفکر کیا گیا ہے۔ مختلف تربیتی پروگراموں میں اس ہینڈ بک کے استعمال کے دوران یہ محسوس کیا گیا کہ لکھنے کی شروعات اور لکھنے کے مختلف مرحلوں پر اساتذہ کے ساتھ قائم کیے جانے والے مکالموں کو مزید وسعت دینے کی ضرورت ہے۔ اس ضرورت کی بنیاد پر ہی اس کتاب ''**لکھنے کی شروعات: ایک مکالمہ**'' کا تصور ذہن میں آیا۔ مختلف النوع تجربات سے یہ معلوم ہوا کہ لکھنے کے متعلق پہلی اور دوسری جماعت میں جو موجودہ صورت حال ہے اس میں تبدیلی اور اساتذہ کی سمجھ اور رویے پر غور وخوض کی ضرورت ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ جماعت میں پرنٹ یعنی تحریری مواد سے پُر ماحول کی موجودگی سے بچّوں میں خود بخود کتاب پڑھنے کی خواہش پیدا ہوئی ہے اور ساتھ ہی پوری کتاب پڑھنے کا شوق بھی جاگا ہے اور اعتماد بھی بڑھا ہے، لیکن اعتماد کی کمی لکھنے کی صورت میں اب بھی قرار ہے۔ حرف شناسی اور حروف کی بناوٹ، خوشخط اور صحیح املا پر ہی پوری قوت صرف کر کے بچّے میں لکھنے کی خود اعتمادی پیدا کرنا، ٹیڑھی کھیر ہے۔ اس کتاب کے الگ الگ ابواب میں دیے گئے مطالعاتی مواد کے ذریعے اس موضوع اور ممکنہ تبدیلی کے لیے بہت سارے امکانات تلاش کیے گئے ہیں۔ پہلی جماعت میں پہلے دن سے ہی لکھنے کی بامعنی اور مناسب شروعات کیسے ہو؟ لکھنے کے مختلف مراحل اپنے آپ میں کتنے اہم ہیں؟ ایسے کئی اہم امور کو اس کتاب میں بحث کا موضوع بنایا گیا ہے۔ یہ کتاب پڑھنے کی سمجھ کے ساتھ لکھنے کی شروعات کے متعلق اساتذہ کے ساتھ مکالمہ کرنے کی ایک ابتدائی کوشش ہے۔

نئی دہلی
اگست 2013

ڈائریکٹر
نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل
ریسرچ اینڈ ٹریننگ

اساتذہ سے مکالمہ

چھوٹے بچّے بولنا جانتے ہیں اور تمام چیزوں کو لے کر ان کی ایک سمجھ بھی ہوتی ہے۔ پینسل، چاک وغیرہ سے وہ کاغذ، سلیٹ اور دیواروں پر آڑی ترچھی لکیروں میں کچھ لکھتے ہیں اور اپنے دل کے خیالات اور تصورات کو تحریری شکل دیتے ہیں۔ ہم میں سے زیادہ تر اس کو بے کار مانتے ہیں لیکن یہ چھوٹی لمبی، گول، ترچھی لکیریں ان کے دل کی باتیں ہیں جو لکھنے کے طریقے کا ایک خاصا اہم حصہ ہیں۔ یہ لکیریں ہم سے بہت کچھ کہتی ہیں۔ ہم بچّوں کے دل کی ان آوازوں کو کیسے سنیں، سمجھیں اور محسوس کریں اس بارے میں ہینڈ بک کے پہلے باب **ابتدائی تحریر** میں بحث کی گئی ہے۔

دوسرے باب میں **بچوں کی تصویری تحریر** کے عمل پر بحث کی گئی ہے۔ تصویر وہ آئینہ ہے جس میں بچوں کے معصوم دل کے معصوم رنگوں اور کھینچی گئی لکیروں کو گہرائی سے جانا سمجھا جاسکتا ہے۔ ضرورت ہے بس انھیں سمجھنے کی۔ یہ درست ہے کہ بچے اور ہم سب تصویروں میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں اور اپنی بات کہنے کے لیے ان کا سہارا لیتے ہیں۔ بچے اپنی سمجھ، جذبوں، خیالوں، اپنے گرد و پیش اور روزمرہ کی باتوں کو تصویروں کے ذریعے بیان کرتے ہیں۔ ممکن ہے کہ یہ تصویریں درست شکل، تناسب اور مناسب رنگ میں نہ ہوں لیکن یہ آڑی ترچھی لکیروں اور درست تحریر کے بیچ پل کا کام کرتے ہیں۔ استاد بچّوں کی بنائی تصویروں سے بات چیت کر کے ان میں ہو رہی تبدیلیوں اور پر تحریر سے وابستہ نشان دہی کر کے اور زندگی کی مختلف لکیروں سے جوڑ کر بچّوں کی تحریر اور ان کی تخلیقیت کو سمت دے سکتے ہیں۔

پہلی اور دوسری جماعت میں لکھنے کے روایتی طریقوں میں بچّوں کی زبان کی معلومات، ان کے کھیلوں کے گیت، ان کی عام باتوں کے بجائے زیادہ تر ایسے حروف لکھنے پر زور دیا جاتا ہے جن کا ان سے سیدھا تعلق نہیں ہوتا۔ وہ اپنے آس پاس کی چھپی چیزیں (ریپر، پوسٹر، ٹی وی پروگرام وغیرہ) جن سے متعارف ہوتے ہیں انھیں اسکول میں نہیں پاتے۔ جب بچّے کو دل کی بات لکھنے کا موقع ملتا ہے تو گھر اور اسکول کی زبان اور مضامین کا فرق مٹتا ہے۔

تیسرے باب **پہلی اور دوسری جماعت میں تحریر۔ایک نقطۂ نظر** میں لکھنا، پڑھنا اور سمجھنا ان تینوں کو ایک دوسرے سے مربوط کر کے دکھایا گیا ہے اور ان مواقعوں اور امکانات پر بات کی گئی ہے جس میں بچے غلط ہونے کے ڈر سے آزاد ہو کر زیادہ سے زیادہ اپنے جذبات کا اظہار کر سکیں۔

کسی بچّے کی ترقی میں اس کے کام پر بڑوں اور ساتھیوں کا ردِ عمل بہت معنی رکھتا ہے اور اکثر اسے مثبت اور منفی رخ دیتا ہے۔ چھوٹی جماعتوں میں خاص طور سے لکھنے کی جانچ کرتے وقت اکثر بچوں کی سمجھ اور بنیاد کے بجائے رسم الخط، تحریر اور گرامر وغیرہ پر زور دیا جاتا ہے۔ اور بچّوں کی اس کی غلطیوں کو ان بچوں کی سمجھ کی کمی سے جوڑا جاتا ہے۔ ہینڈ بک کے چوتھے باب **تحریر کی جانچ** میں زبان کی ساخت کے بجائے اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ بچے کھل کر اپنے دل کی بات کہہ سکیں۔ ان کے لکھنے کا با معنی مقصد اور واضح پڑھنے والے کو ہو اور لکھنے میں ہر بچّے کی اپنی خاص خوبیاں ابھر کر سامنے آئیں۔

کچھ بھی پڑھنے اور اپنی پسند کے کھیل کھیلنے کی طرح لکھنا یا تصویر بنانا بھی ہر طرح کے بندھن سے آزاد ہونا چاہیے۔ بچّے ایسا کر پائیں، اس کے لیے جانچ کے تشکیلی طریقے (جس میں بچّوں کی ہر دن کی سرگرمی کی جانچ) پر زور دیا گیا ہے۔ بچوں کی جانچ اس طرح ہو جو انھیں بوجھ نہ لگے اور وہ اسے اپنے دل کی بات ظاہر کرنے اور کام کرنے کی شکل میں دیکھیں۔

پانچواں باب **کام کا منصوبہ** ہے۔ کیا یہ صحیح ہے پر لطف کہ چھوٹے سے چھوٹے کام کو کرنے سے پہلے ہم اس کی تیاری کرتے ہیں ہر ایک مرحلے پر ایک منصوبہ بناتے ہیں لیکن تدریس کے بارے میں ہم یہ مان کر چلتے ہیں کہ یہ تو یوں ہی ہو جائے گا۔ اس باب میں استاد کو ہر ایک اقدام اور لکھنے پڑھنے کے عمل کو اور دلچسپ بنانے میں ایک مضبوط اور منظّم روزانہ کی منصوبہ بندی کی تمہید پر غور کیا گیا ہے۔ منصوبے کے ذریعے پہلی اور دوسری جماعت کے کاموں کو زیادہ سے زیادہ متوازن بنانے، مختلف کاموں کو صحیح وقت پر اور مناسب ڈھنگ سے پورا کرنے میں سبھی بچّوں کی مجموعی نشو و نما میں مدد ملتی ہے۔

اردو ترجمے کے بارے میں...

'لکھنے کی شروعات - ایک مکالمہ' کا اردو ترجمہ 'سروشکشا ابھیان پروگرام' کے تحت کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے اردو ترجمے کے لیے این سی ای آر ٹی کے مطبوعہ ہندی نسخے (اکتوبر 2013) کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

اردو مسودے کی ویٹنگ کے لیے منعقد کی گئی دو میٹنگوں میں جن حضرات نے شرکت کی ان میں پروفیسر قاضی عبیدالرحمٰن ہاشمی، ریٹائرڈ پروفیسر، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی؛ پروفیسر وہاج الدین علوی، پروفیسر اور ہیڈ، شعبۂ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی؛ پروفیسر غضنفر علی، ڈائریکٹر، اکادمی برائے فروغ استعداد اردو، اساتذہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی؛ ڈاکٹر زبیدہ حبیب، ریٹائرڈ ریڈر، فیکلٹی آف ایجوکیشن، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی؛ ڈاکٹر سارہ بیگم، فیکلٹی آف ایجوکیشن، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی؛ جناب خان شاہد وہاب، ٹی جی ٹی (اردو)، گورنمنٹ سینئر سیکنڈری اسکول، نورنگر، نئی دہلی؛ محمد فاروق انصاری، پروفیسر و پروگرام کوآرڈی نیٹر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی اور ڈاکٹر چمن آرا خاں، اسسٹنٹ پروفیسر و معاون پروگرام کوآرڈی نیٹر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔

اظہارِ تشکر

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ ان سبھی تخلیق کاروں اور پبلشروں کا شکریہ ادا کرتی ہے جن کی تخلیقات اس کتاب میں شامل کی گئی ہیں۔

کونسل اس کتاب کو تیار کرنے میں تعاون دینے کے لیے کونسل کیرتی جے رام، ڈائریکٹر پلاننگ، ابتدائی خواندگی پلاننگ، دہلی؛ سوینکا کوشک، ریسرچ اسکالر، دہلی یونیورسٹی؛ شاردہ کماری، سینئر لکچرار، ڈائیٹ، دہلی اور پاٹل اگروال، ابتدائی خواندگی ماہر کی شکرگزار ہے۔

سندھیا سنگھ، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان لینگو یجز اور لتا پانڈے، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایلیمینٹری ایجوکیشن نے ہینڈ بک کو بہتر بنانے میں پورا تعاون دیا، کونسل ان کی شکرگزار ہے۔

کونسل ان سبھی بچوں اور اساتذہ کا بھی شکریہ ادا کرتی ہے جن کی تحریر کے نمونوں اور تجربات نے ہماری ہینڈ بک کو خوبیوں سے بھر دیا ہے۔

کتاب کی تیاری کے لیے کونسل جونیئر پروجیکٹ فیلو ابرار احمد، ڈی ٹی پی آپریٹر شبیر احمد اور تعمیر حسین مختلف مراحل پر پبلی کیشن ڈپارٹمنٹ کے مکمل تعاون اور سہولتوں اور کی شکرگزار ہے۔

اس میں ہے...

پیش لفظ iii

تحریر کی دنیا

1. ابتدائی تحریر 1
2. بچوں کی تصویری تحریر 15
3. پہلی اور دوسری جماعت میں تحریر — ایک نقطۂ نظر 24
4. تحریر کی جانچ 33
5. استاد کی تیاری — کام کا منصوبہ 50

تجربات کے دائرے میں

6. کثیر سطحی تدریس — حالات سے پیدا شدہ ایک تجربہ 73
7. جوجھ 81
8. ننھا راج کمار 83
9. میرا چھوٹا سا ذاتی کتب خانہ 89

پڑھنے لکھنے کے مواقع

روپا ہاتھی 100

ایک تھا چھوٹا سا موٹا سا لوٹا 107

پتنگ 109

کوّے کی کہانی 113

پونچھ 121

کون کون سے کام 123

جماعت کو لکھی ہوئی/چھپی ہوئی اشیا سے مالا مال 125

حوالہ جات کی فہرست 129